روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 17 نومبر 2015ء 4 صفر 1437 ہجری 17 نبوت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 260

خاص مددگار

سپین کے مشہور صوفی بزرگ حضرت محی الدین ابن عربیؒ تحریر فرماتے ہیں:

امام مہدی کے وزراء سب عجمی ہوں گے- ان میں سے کوئی عربی نہ ہوگا لیکن وہ عربی میں کلام کرتے ہوں گے ان میں سے ایک حافظ قرآن ہوگا جو ان کی جنس سے نہیں ہوگا کیونکہ اس نے کبھی خدا کی نافرمانی نہیں کی ہوگی وہی اس موعود کا وزیر خاص اور بہترین امین ہوگا-

(فتوحات مکیه جلد3 ص328 دارصادر- بیروت)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت واخلاق اور حضرت مسیح موعود سے عشق کے بارہ میں حضرت مصلح موعود کے سبق آموز واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مسیح موعود سے عقد اخوت، محبت واخلاص اور اطاعت میں بے مثال تھے

جماعت کی تاریخ میں حضرت مسیح موعود کے سامنے عجز وانکسار میں اگر کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے تو وہ آپ تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 نومبر 2015ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 نومبر 2015ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت واخلاق، عقل وفراست، اطاعت وتوکل علی اللہ، عاجزی اور اخلاص ووفا کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات اور سبق آموز واقعات پیش فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو جو عشق ومحبت کا تعلق حضرت مسیح موعود سے تھا، اسے ہر وہ احمدی جس نے آپ کے بارے میں کچھ سنا یا پڑھا ہو، جانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے محض للہ عقد اخوت اور محبت، اقرار اطاعت کرنے کے بعد اس کے نمونے دکھانے اور اس پر قائم رہنے اور پھر تمام دنیاوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود سے رشتہ جوڑنے میں اگر کوئی مثال دی جا سکتی ہے تو وہ حضرت حکیم مولانا نور الدین بھیروی صاحب خلیفۃ المسیح الاول کی مثال ہے۔ حضرت مسیح موعود کے سامنے عجز وانکسار میں اگر کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نظر آتا ہے تو اس کا بھی اعلیٰ معیار آپ نے قائم کیا اور پھر حضرت مسیح موعود سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں فرمایا کہ ’’چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے‘‘ پس یہ ایک زبردست اعزاز ہے جو کہ زمانے کے امام نے اپنے ماننے والوں کے لئے ہر چیز کا معیار آپ کے معیار کو بنا دیا کہ اگر ہر ایک نور الدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قربانیوں کے معیار اور اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ایک دفعہ جب آپ قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے وطن گئے تو اپنی عزت کھو بیٹھیں گے اس پر آپ نے وطن واپس جانے کا خیال دل سے نکال دیا۔ خلیفہ اول کی فراست اور ایمان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے جب جماعت قائم کی تو آپ پر ایمان لانے والے ذاتی جوہر کے حوالہ سے بہترین تھے، ان میں سے ایک حضرت حکیم مولوی نور الدین بھی تھے اور واقعہ میں وہ بہترین مددگار اور معاون ثابت ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو حضرت مسیح موعود سے جو عشق تھا اس کی مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عادت تھی کہ جب آپ بہت خوش ہوتے اور محبت سے حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے تو مرزا کا لفظ استعمال کرتے اور فرماتے کہ ہمارے مرزا کی یہ بات ہے۔ ابتدائی ایام میں جبکہ حضرت مسیح موعود کا ابھی دعویٰ نہیں تھا، چونکہ آپ کے حضرت مسیح موعود سے تعلقات تھے اسی لئے اس وقت سے یہ الفاظ آپ کی زبان پر چڑھے ہوئے تھے۔ کئی نادان اس وقت اعتراض کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کے دل میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود کا ادب نہیں ہے۔ ایک دفعہ بیت اقصیٰ میں جبکہ آپ درس دے رہے تھے آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود کا ادب نہیں کرتا حالانکہ میں محبت وپیار کی شدت کی وجہ سے یہ لفظ بولا کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ظاہری الفاظ کو نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ ان الفاظ کے اندر جو حقیقت مخفی ہو اس کو دیکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہ شخص عاجزی کے باوجود علم ومعرفت میں انتہا کو پہنچا ہوا تھا، جو ہندوستان کے چوٹی کے حکماء میں سے تھا، جس کو حضرت مسیح موعود نے بہت بڑے عظیم اعزاز سے نوازا۔ لیکن ان سب باتوں نے آپ کو عجز میں اور زیادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اس نمونے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج ماریشس کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے اور ماریشس میں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک سو سال ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ جلسہ اور تمام پروگرامز ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہ سو سال آئندہ وہاں نئی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جاپان سے خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز **20 نومبر 2015ء** کا خطبہ جمعہ جاپان میں ارشاد فرمائیں گے۔ جو پاکستانی وقت کے مطابق **صبح 9 بجے** ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب جماعت نوٹ فرما لیں اور زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس سے مطلع فرمائیں۔

عہدوں کی پابندی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’امانت ودیانت اور عہد کی پابندی یہ ایک ایسا خلق ہے جس کی آج ہمیں ہر طبقے میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں کمی نظر آتی ہے اور اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بظاہر جو ایماندار نظر آتے ہیں، عہدوں کے پابند نظر آتے ہیں، جب اپنے مفاد ہوں تو نہ امانت رہتی ہے نہ دیانت رہتی ہے، نہ عہدوں کی پابندی رہتی ہے۔ دو معیار اپنائے ہوئے ہیں لیکن ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے، اپنے اسوہ سے، اپنی امت کو ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے عمل کرنے کی نصیحت فرماتے رہے اور امانت ودیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اب وہی معیار ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں‘‘۔ (خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 416)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

مومنین کو کبھی تو ذاتی طور پر نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی جماعتی طور پر نقصان ہوتا ہے لیکن حقیقی مومن ہر طرح کے نقصان سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے کامیاب ہو کر نکلتا ہے

اس مضمون پر قرآنی آیات اور حضرت اقدس مسیح موعود کی مختلف تحریرات وارشادات کے حوالہ سے بصیرت افروز رہنمائی اور احباب کو اہم نصائح

اس بات کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ نہ ہمارے اپنے دل میں کبھی یہ خیال آئے کہ خدا تعالیٰ کیوں بڑے بڑے نقصانوں اور ابتلاؤں سے ہمیں گزارتا ہے اور نہ ہی کسی مخالف کے ہنسی ٹھٹھا کرنے یا یہ کہنے پر ہم پریشان ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو پھر تمہارا نقصان کیوں ہوتا ہے

مومنین کے لئے مصائب اور مشکلات ہمیشہ نہیں رہتے۔ آتے ہیں، چلے جاتے ہیں۔ پس صبر اور دعا اور اپنے عملوں سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنو اور جب بھی مشکلات میں سے گزرو، جب بھی مصائب آئیں تو اِنَّا لِلّٰہِ کہنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو پھر اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے

بیت الفتوح سے متصل دو ہالوں میں آگ لگنے کے واقعہ پر غیروں کے مختلف ردّعمل اور میڈیا میں اس کی تشہیر کے حوالہ سے تذکرہ

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش قادیان، مکرم خالد سلیم عباس ابوراجی صاحب آف سیریا اور ایک اور سیرین احمدی دوست مکرم احمد الرحال صاحب کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2۔اکتوبر 2015ء بمطابق 2۔اخاء 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرۃ آیات 157-156 تلاوت کیں اور فرمایا:

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ ان لوگوں کو جن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

ان آیات میں مومنوں کی ان خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے جو وہ مشکلات اور مصائب یا کسی بھی قسم کے نقصان کے ہونے پر دکھاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حقیقی مومن کا اسی وقت پتا چلتا ہے جب وہ ان خصوصیات کا حامل بنے۔ مومنین کو کبھی تو ذاتی طور پر نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی جماعتی طور پر نقصان ہوتا ہے لیکن حقیقی مومن ہر طرح کے نقصان سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے کامیاب ہو کر نکلتا ہے اور اسے نکلنا چاہئے۔ اس مضمون پر حضرت مسیح موعود نے مختلف تحریرات اور ارشادات میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مختلف زاویوں سے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ اِس وقت میں اس تعلق سے حضرت مسیح موعود کے ایک دو حوالے پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود ان آیات کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مصیبتوں کو بُرا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ مصیبتوں کو برا سمجھنے والا مومن نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ ......''۔

فرمایا کہ ''یہی تکالیف جب رسولوں پر آتی ہیں تو ان کو انعام کی خوشخبری دیتی ہیں اور جب یہی تکالیف بدوں پر آتی ہیں تو ان کو تباہ کر دیتی ہیں۔ غرض مصیبت کے وقت قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ ...... پڑھنا چاہئے کہ تکالیف کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا طلب کرے''۔

فرمایا کہ مومن کی زندگی کے دو حصے ہیں۔ ''جو نیک کام مومن کرتا ہے اس کے لئے اجر مقرر ہوتا ہے۔ مگر صبر ایک ایسی چیز ہے جس کا ثواب بے حد و بے شمار ہے''۔ (نیکی کا اجر ہے لیکن صبر کا ثواب بہت زیادہ ہے۔) ''خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہی لوگ صابر ہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو سمجھ لیا۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی زندگی کے دو حصے کرتا ہے جو صبر کے معنی سمجھ لیتے ہیں۔ اول جب وہ دعا کرتا ہے (یعنی صبر کرنے والا) تو خدا تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے جیسا کہ فرمایا اُدْعُوْنِیْٓ (-) (المومنون: 61) أُجِيْبُ (-) (البقرۃ: 187)۔ دوم بعض دفعہ اللہ تعالیٰ مومن کی دعا کو بعض مصلحت کی وجہ سے قبول نہیں کرتا تو اس وقت مومن خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔ تنزل کے طور پر کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے دوست کا واسطہ رکھتا ہے۔ جیسا کہ دو دوست ہوں ان میں سے ایک دوسرے کی بات تو کبھی مانتا ہے اور کبھی اس سے منواتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اس تعلق کی مثال ہے جو وہ مومن سے رکھتا ہے۔ کبھی وہ مومن کی دعا کو قبول کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ (-) (المومن: 61) اور کبھی وہ مومن سے اپنی باتیں منوانی چاہتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ (-)۔ پس اس بات کو سمجھنا ایمانداری ہے کہ ایک طرف زور نہ دے''۔

فرمایا ''مومن کو مصیبت کے وقت میں غمگین نہیں ہونا چاہئے۔ وہ نبی سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ مصیبت کے وقت ایک محبت کا سرچشمہ جاری ہو جاتا ہے۔ مومن کو کوئی مصیبت نہیں ہوتی جس سے اس کو ہزارہا قسم لذت نہیں پہنچتی''۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ کے پیاروں کو گناہ سے مصائب نہیں پہنچتے''۔ (یعنی گناہ کی وجہ سے مصیبتیں نہیں آتیں) آپ فرماتے ہیں کہ ''مومن کے جوہر بھی مصائب سے کھلتے ہیں۔ چنانچہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھوں اور نصرت کے زمانے پر آپ کے اخلاق کو کس طرح ظاہر کیا۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف نہ پہنچتے تو اب ہم ان کے اخلاق کے متعلق کیا بیان کرتے۔ مومن کی تکالیف کو دوسرے بیشک تکالیف سمجھتے ہیں مگر مومن اس کو تکالیف نہیں خیال کرتا''۔

فرمایا کہ ''یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنی سچی توبہ پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ توبہ سے اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ اور اگر توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو۔ دیکھو جب مالی بوٹا لگاتا ہے پھر اس کو پانی دیتا ہے اور اس سے اس کی تکمیل کرتا ہے اسی طرح ایمان ایک بوٹا ہے اور اس کی آبپاشی عمل سے ہوتی ہے اس لئے ایمان کی تکمیل کے لئے عمل کی از حد ضرورت ہے۔ اگر ایمان کے ساتھ عمل نہیں ہوں گے تو بوٹے خشک ہو جائیں گے اور وہ خائب و خاسر رہ جائیں گے''۔

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 604-603، البدر 20 مارچ 1903ء نمبر 9 جلد 2 صفحہ 67)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’تم مومن ہونے کی حالت میں ابتلا کو برا نہ جانو اور برا وہی جانے گا جو مومن کامل نہیں ہے۔قرآن شریف فرماتا ہے کہ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ (۔)(البقرۃ:157) خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کبھی تم کو مال سے یا جان سے یا اولاد سے یا کھیتوں وغیرہ کے نقصان سے آزمایا کریں گے مگر جو ایسے وقتوں میں صبر کرتے اور شاکر رہتے ہیں تو ان لوگوں کو بشارت دو کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کشادہ اور ان پر خدا کی برکتیں ہوں گی جو ایسے وقتوں میں کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ ...... ۔ یعنی ہم اور ہمارے متعلق کُل اشیاء یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہیں اور پھر آخر کار ان کا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے۔کسی قسم کے نقصان کا غم ان کے دل کو نہیں کھاتا اور وہ لوگ مقام رضا میں بود و باش رکھتے ہیں۔ایسے لوگ صابر ہوتے ہیں اور صابروں کے واسطے خدا نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’بعض لوگ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا یا اولیاء لوگوں پر طعن کرتے ہیں (یعنی جو اولیاء اللہ ہوتے ہیں ان پر لوگ طعن کرتے ہیں، ان کو طعنوں کا نشانہ بناتے ہیں) کہ ان کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی۔‘‘ فرمایا کہ ’’اصل میں وہ نادان اس قانون الٰہی سے ناآشنا محض ہوتے ہیں۔جس انسان کو خدا سے ایسا معاملہ پڑا ہو گا وہ خوب اس قاعدہ سے آگاہ ہو گا۔اللہ تعالیٰ نے ماننے کے اور منوانے کے دو نمونے پیش کئے ہیں انہی کو مان لینا ایمان ہے۔تم ایسے نہ بنو کہ ایک ہی پہلو پر زور دو۔ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی مخالفت کر کے اس کے مقررہ قانون کو توڑنے کی کوشش کرنے والے بنو‘‘۔

آپ نے فرمایا کہ ’’انسان کے واسطے ترقی کرنے کے دو ہی طریق ہیں۔اوّل تو انسان تشریعی احکام یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ تکالیف شرعیہ کی پابندی سے جو کہ خدا کے حکم کے موجب خود بجا لاکر کرتا ہے مگر یہ امور چونکہ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوتے ہیں اس لئے کبھی ان میں سستی اور تساہل بھی کر بیٹھتا ہے اور کبھی ان میں کوئی آسانی اور آرام کی صورت ہی پیدا کر لیتا ہے۔لہٰذا دوسرا وہ طریق ہے جو براہ راست خدا کی طرف سے انسان پر وارد ہوتا ہے اور یہی انسان کی اصلی ترقی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ تکالیف شرعیہ میں انسان کوئی نہ کوئی راہ بچاؤ یا آرام و آسائش کی نکال ہی لیتا ہے۔دیکھو کسی کے ہاتھ میں تازیانہ دے کر اگر اسے کہا جاوے کہ اپنے بدن پر مارو تو قاعدہ کی بات ہے کہ آخر اپنے بدن کی محبت دل میں آ ہی جاتی ہے۔کون ہے جو اپنے آپ کو دکھ میں ڈالنا چاہتا ہے؟ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے انسانی تکمیل کے واسطے ایک دوسری راہ رکھ دی اور فرمایا (۔)(البقرۃ:156-157)۔ ہم آزماتے رہیں گے تم کو کبھی کسی قدر خوف بھیج کر، کبھی فاقہ سے، کبھی مال، جان اور پھلوں پر نقصان وارد کرنے سے۔مگر ان مصائب شدائد اور فقر و فاقہ پر صبر کر کے اِنَّا لِلّٰہِ...... کہنے والے کو بشارت دے دو کہ ان کے واسطے بڑے بڑے اجر، خدا کی رحمتیں اور اس کے خاص انعامات مقرر ہیں۔دیکھو ایک کسان کس محنت اور جانفشانی سے قلبہ رانی کر کے زمین کو درست کرتا۔پھر تخم ریزی کرتا۔آبپاشی کی مشکلات جھیلتا ہے۔آخر جب طرح طرح کی مشکلات، محنتوں اور حفاظتوں کے بعد کھیتی تیار ہوتی ہے تو بعض اوقات خدا کی باریک در باریک حکمتوں سے ژالہ باری ہو جاتی یا کبھی خشک سالی ہی کی وجہ سے کھیتی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔غرض یہ ایک مثال ہے ان مشکلات کی جن کا نام تکالیف قضا و قدر ہے۔ایسی حالت میں (۔) کو جو پاک تعلیم دی گئی ہے وہ کیسی رضا بالقضا کا سچا نمونہ اور سبق ہے اور یہ بھی صرف (۔) ہی کا حصہ ہے‘‘۔

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ نہ ہمارے اپنے دل میں کبھی یہ خیال آئے کہ خدا تعالیٰ کیوں بڑے بڑے نقصانوں اور ابتلاؤں سے ہمیں گزارتا ہے اور نہ ہی کسی مخالف کے ہنسی ٹھٹھا کرنے یا یہ کہنے پر ہم پریشان ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو پھر تمہارا نقصان کیوں ہوتا ہے۔

ان اقتباسات میں حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے جو باتیں بیان فرمائی ہیں ان کے بعض اہم نکات میں پھر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب تکالیف اور مشکلات رسولوں پر یا اللہ تعالیٰ کے پیاروں پر آتی ہیں اور اس حوالے سے انبیاء کی جماعتوں پر بھی آتی ہیں جو ان کی صحیح تعلیم پر چلنے والے ہوں تو بہرحال جب اللہ تعالیٰ کے پیارے ان تکالیف سے گزرتے ہیں تو خدا تعالیٰ انہیں کسی مشکل، مصیبت میں ڈالنے کے لئے یا سزا دینے کے لئے تکالیف میں سے نہیں گزارتا بلکہ ان کو انعامات کی خوشخبری دیتا ہے۔اور جب اس قسم کی تکالیف خدا تعالیٰ کے رسولوں اور ان کی جماعت کے مخالفین پر آتی ہیں اور بدوں پر آتی ہیں تو وہ ان کی تباہی بن کر آتی ہیں اور انہیں تباہ کر دیتی ہیں۔پھر آپ نے فرمایا کہ مشکلات پر صبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کے بے حد و حساب ثواب کے وارث بنتے ہیں۔

پس ایک مومن کو صبر کے معنی سمجھنے کی ضرورت ہے۔صبر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان کسی نقصان پر افسوس نہ کرے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی نقصان، کسی تکلیف کو اپنے اوپر اتنا وارد نہ کر لے کہ ہوش و حواس کھو بیٹھے اور مایوس ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی عملی طاقتوں کو استعمال میں نہ لاوے۔پس ایک حد تک کسی نقصان پہ افسوس بھی ٹھیک ہے، کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی ایک نئے عزم کے ساتھ اگلی منزلوں پر قدم مارنے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کا عزم اور عمل ضروری ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کرنے والے کو ہی دعا کی حقیقت بھی معلوم ہوتی ہے۔کبھی اللہ تعالیٰ دعا فوری قبول کر لیتا ہے تو کبھی اللہ تعالیٰ کسی مصلحت کی وجہ سے دعا قبول نہیں کرتا۔لیکن مومن کا کام ہے کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور اللہ تعالیٰ کے کسی فعل پر شکوہ نہ کرے۔یہی حقیقی صبر ہے اور جب ایسی صبر کی حالت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب نوازتا ہے، انعامات دیتا ہے۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے مشکلات کے وقت میں بھی لذت اٹھا رہے ہوتے ہیں کیونکہ ان کو نظر آ رہا ہوتا ہے کہ ان مشکلات کے پیچھے بھی اللہ تعالیٰ کے بیشمار انعامات اور فضل چلے آ رہے ہیں۔پس آپ نے فرمایا کہ مومن کو مصائب اور مشکلات ان کے گناہوں کی وجہ سے نہیں پہنچتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے تا کہ دنیا کو بھی پتا چل جائے کہ خدا تعالیٰ کے بندے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے ہوتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ دنیا میں سب سے زیادہ پیارا وجود اللہ تعالیٰ کو جو ہے یا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی لیکن آپؐ کو بھی بیشمار تکالیف پہنچیں بلکہ ذاتی تکالیف بھی پہنچیں اور جماعتی تکالیف بھی پہنچیں اور یہ تکالیف جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ہیں کسی اور کو نہیں پہنچیں۔لیکن ہر طرح کی تکلیف میں آپ کے صبر اور راضی برضا رہنے کا نمونہ دنیا میں ہمیں کہیں اور نظر بھی نہیں آتا اور یہی وہ اعلیٰ خُلق ہے جو تمام مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔

حضرت مسیح موعود ہمیں بھی سچی توبہ کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی تمہاری کامیابیوں اور امتحانوں میں سے سرخرو ہو کر نکلنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔پس مومن کا کام ہے کہ عمل کے ساتھ ساتھ توبہ کی طرف بھی توجہ دے۔یعنی ہر مشکل اور امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرے اور پھر نیک اعمال سے اپنی اصلاح کے تسلسل کو جاری رکھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ جس طرح ایک مالی پودا لگا کر پھر اسے پانی دیتا ہے، اسے پالتا ہے، اسے سینچتا ہے اسی طرح مومنوں کو بھی چاہئے کہ ایمان کے پودے کو نیک اعمال کا پانی لگائیں۔اگر یہ کرو گے تو یہی ایک مومن کی کامیابی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔آپ نے فرمایا کہ لوگوں کی باتوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔بہت سارے لوگ باتیں کرتے ہیں۔لوگ تو اولیاء اللہ پر بھی اعتراض کرتے آئے ہیں کہ ان کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی، فلاں قبول نہیں ہوئی۔آپ نے فرمایا کہ ایسے اعتراض کرنے والے دراصل قانون الٰہی سے ہی لاعلم ہیں۔ایک مومن تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی تو مان لیتا ہے اور کبھی منواتا ہے یہی اس کا قانون ہے۔آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ تم ایسے نہ بنو جو اس قانون کو توڑنے والے ہوتے ہیں۔

یہ جو یہاں آگ لگنے کا ہی واقعہ ہو رہا تھا اس وقت ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ان کے ایک غیر (از جماعت) دوست کہنے لگے کہ اگر تم لوگوں کی اتنی دعائیں قبول ہوتی ہیں تو یہ آگ لگی کیوں؟ یہ مشکل تمہارے پہ آئی کیوں؟ خیر اس نے اس کو دلیل دی۔کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشکلات نہیں آئی تھیں یا مومنین پر نہیں آتیں۔لیکن بہرحال یہ اعتراض کرنے والے اعتراض کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ تم ایسے نہ بنو جو قانون کو توڑنے والے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مومنین کے لئے مصائب اور مشکلات ہمیشہ نہیں رہتے۔ آتے ہیں، چلے جاتے ہیں۔ پس صبر اور دعا اور اپنے عملوں سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنو اور جب بھی مشکلات میں سے گزرو، جب بھی مصائب آئیں تو اِنَّا لِلّٰہِ ...... کہنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو پھر اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے۔ جب انسان اِنَّا لِلّٰہ کہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ پس جب ہم مصائب یا نقصان دیکھ کر اِنَّا لِلّٰہ کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جب اللہ تعالیٰ کے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی تباہ و برباد نہیں کرے گا۔ اگر کوئی مشکل آئی ہے تو شاید اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے سے بڑھ کر انعام دینے کے لئے تیار کرنا چاہتا ہے اور اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہہ کر پھر ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھک کر یہ کہتے ہیں کہ آئندہ کے بڑے انعام میں ہماری وجہ سے پھر کوئی روک نہ پیدا ہو بلکہ اے اللہ! ہم تیری طرف جھکتے ہوئے یہ انعام مانگتے ہیں اور ہمیشہ تیرے فضلوں کے ہی طلبگار ہیں۔ پس ہمیں صابر بھی بنا اور ہمیں اپنے عملوں کو بہتر کرنے والا بھی بنا اور ہمیں اپنی طرف ہمیشہ جھکا رہنے والا بھی بنا اور جب ہم یہ حالت پیدا کریں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ترقیات بھی ہوں گی اور پہلے سے بڑھ کر جماعتی ترقیات ہمیں نظر آئیں گی۔ دشمن کی دشمنی اور ان کا ہنسی ٹھٹھا ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا اگر ہمارا اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق ہے، حقیقی تعلق ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا گزشتہ دنوں یہاں (بیت) کے متصل دو ہالوں میں آگ کی وجہ سے بڑا نقصان ہوا۔ بڑی خوفناک آگ تھی۔ اس پر جب مختلف ٹی وی چینلز اور دوسرے میڈیا نے خبر دی ہے تو بعض بغض و کینہ میں بڑھے ہوئے لوگوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ ایک مثال مَیں نے پہلے بھی دی کہ اچھا ہوا یہ (بیت) جل رہی ہے۔ بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ (بیت) ہے ہی نہیں کیونکہ یہ (-) نہیں اس لئے ان کی جو بھی عبادت کی جگہ ہے وہ جل رہی ہے۔ ان لوگوں نے پہلے تو خوشی منائی پھر افسوس کا جو اظہار کیا وہ اس بات پر نہیں کہ کیوں حصہ جلا بلکہ اس بات پر افسوس کیا کہ ان کے صرف دو ہال جلے ہیں، (بیت) کیوں نہیں جلی۔ اس بات پر ہمیں بڑا افسوس ہے۔ تو یہ آجکل کے بعض (-) کا حال ہے۔ لیکن سارے ایسے نہیں ہیں۔ بعض علاقوں سے مسلمانوں نے ہمارے سے ہمدردی کا اظہار بھی کیا ہے۔ ایک علاقے کے مسلمانوں کی طرف سے یہ ہمدردی کا پیغام بھی آیا کہ ہمیں افسوس ہے کہ آپ کی (بیت) کا کچھ حصہ جلا یا اس کا ہال جلا۔ انہوں نے کہا کہ چند مہینے پہلے ہماری مسجد بھی جلی تھی۔ وہاں آگ لگ گئی تھی اور کئی مہینے سے یہ مسجد بند تھی۔ اب چند دن پہلے کھلی ہے۔

بعض لاعلم مقامی انگریزوں نے بھی یہ اظہار کیا کہ اچھا ہوا کیونکہ ...... کے خلاف ویسے ہی بعض جگہوں پر نفرت پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن ہمارے ہمسائے اور وہ لوگ جو جماعت کو جانتے ہیں انہوں نے ہی ان غیر ...... کو بھی اور غیر (از جماعت) کو بھی خود ہی جواب دیا اور کہا کہ تم لوگوں کو شرم آنی چاہئے یہ تو ایسی جماعت ہے جو صحیح (دینی) تعلیم پر عمل کرتی ہے۔ اور پھر دنیا میں مختلف چینلز نے اور دوسرے ذرائع نے بھی اس خبر کو دیا۔ یہ خبر دی کہ اس طرح یورپ کی سب سے بڑی (بیت) میں آگ لگنے کا واقعہ ہوا ہے۔ پھر اس پر تبصرے بھی ہوتے رہے کہ یہ کیسی جماعت ہے، یہ کون لوگ ہیں۔ گویا اس واقعہ نے دنیا میں جماعت کا ایک وسیع تعارف بھی کروا دیا۔ گو ہمیں تو افسوس ہوا، ہم نے صبر بھی دکھایا اور اِنَّا لِلّٰہ بھی پڑھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نقصان اور امتحان میں بھی جماعت کے حق میں لوگوں کو کھڑا کر کے دنیا کو بتا دیا کہ میں ان کے ساتھ ہوں۔

آگ کی وجہ کیا ہوئی؟ یہ تو پولیس کو ابھی تک واضح نہیں ہوا۔ انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔ لیکن غالب امکان یہی ہے کہ یہ آگ کچن کے ساتھ سٹور سے شروع ہوئی تھی جہاں پلاسٹک کا سامان تھا اور بعض دوسری چیزیں پڑی ہوئی تھیں جس سے جلد آگ بھڑک اٹھی اور پھر چھتوں کی لکڑیوں کے ذریعہ یا اے سی (AC) کی ڈکٹ (Duct) کے ذریعہ سے آگے چلتی چلی گئی۔ بہرحال جو بھی وجہ ہوئی یہ بات ہمارے یہاں (بیت) کا جو اسٹاف ہے، عملہ ہے اور انتظامیہ ہے اس کی کمزوری کی طرف بھی نشاندہی کرتی ہے اور ان کو بھی استغفار کی ضرورت ہے۔ ان کو بہت زیادہ استغفار کرنی چاہئے۔

جس طرح آگ بھڑکی تھی نقصان اس سے بہت زیادہ ہو سکتا تھا۔ فائر بریگیڈ والے بھی یہی کہتے ہیں کہ تمہاری بہت بچت ہو گئی ہے کیونکہ ایسی آگ اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچا ہوا تپش اور ٹمپریچر اس میں بہت نقصان ہو سکتا تھا۔ اس کے مقابلے میں کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔

میں ذکر کر رہا تھا کہ غیروں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح جماعت کا اثر قائم کیا یا کس طرح غیروں کے ذریعہ جماعت کا اثر ڈالتا ہے۔ پریس کو بھی بڑھا چڑھا کر خبریں لگانے اور سنسنی پھیلانے کی عادت ہوتی ہے اور وہ ایسی خبریں تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی دوران جب یہ واقعہ ہو رہا تھا ایک پریس کا نمائندہ یہاں آیا اور ہمارے سیکرٹری اشاعت سے باہر سڑک پر کھڑے ہو کے انٹرویو لینے لگا۔ اندر آنے کی تو اجازت نہیں تھی۔ اس نے اس سے یہ سوال کیا کہ آپ کے ہمسایوں سے کیسے تعلقات ہیں اور ان کے کیا تأثرات ہیں؟ ابھی یہ سوال کر رہا تھا کہ اسی دوران ایک کار آ کے رکی اور اس میں سے ایک انگریز خاتون اتریں اور قریب آ کر یہ کہا کہ میں آپ کی ہمسائی ہوں۔ یہیں (بیت) کے ساتھ ہی رہتی ہوں اور پھر اپنی مدد کی پیشکش کی۔ اسی طرح بہت سے اور لوگ آئے، چرچ کے نمائندے آئے، تو بہرحال ہمسایوں کے یہ تاثرات براہ راست سن کر وہ نمائندہ کہنے لگا کہ مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ مجھے اب آپ سے سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔ تو ایک طرف تو یہ رویّہ ہے اُس اکثریت کا جو مسلمان بھی نہیں ہے اور ایک طرف بعض (-) کا یہ رویہ کہ خوشی منا رہے ہیں اور سبحان اللہ پڑھ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے آج یہ سبحان اللہ استہزاء کے رنگ میں اور اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکانے کے لئے پڑھ رہے ہیں تو پڑھیں لیکن (بیت) جلد ہی اس سے بہتر اور خوبصورت تعمیر کر کے ہم حقیقی سبحان اللہ پڑھیں گے اور (-) بھی پڑھیں گے۔

جیسا کہ میں نے کہا آزمایا جانا تو اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے۔ یہ بھی کہا ابھی یہ تو نہیں پتا کہ اس کی وجہ کیا بنی اور کس طرح یہ سب کچھ ہوا۔ اگر یہ کوئی سازش اور شرارت تھی تو ان باتوں سے جماعت کی ترقی نہیں رُک سکتی۔ ہاں جیسا کہ مَیں نے کہا ہے انتظامیہ کو اپنی کمزوریاں دیکھنے اور ان پر غور کرنے کے لئے اس واقعہ کو ہوشیار کرنے والا ہونا چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے عید کے خطبے میں کہا تھا کہ نقصان پہنچانے اور آگیں بھڑکانے کا مقصد جماعت کو یا نبی کے مقاصد کو ختم کرنا ہوتا ہے اس میں تو یہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اگر کسی کا بد ارادہ تھا بھی تو اس سے معمولی نقصان تو ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی معمولی نقصان پہنچتا ہے تو اللہ صبر کرنے والوں کو بشارت کا وعدہ بھی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے دعوے سے ہی آپ کے خلاف سازشیں اور آگیں لگانے کا سلسلہ جاری ہے لیکن کیا ہو رہا ہے، کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔ جماعت کی ترقی ہمیں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ ایک آگ تو ظاہری آگ ہے لیکن ایک آگ انسان کے اندر کی حسد، کینہ اور بغض کی آگ بھی ہے۔ گو بظاہر تو ہماری (بیت) سے متصل ایک حصے کو آگ لگی لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہمارا تو یہ نقصان (-) پورا ہو جائے گا اور (-) ہم اللہ تعالیٰ کی بشارتوں سے حصہ بھی لینے والے ہوں گے اور یہ صبر اور دعا ہمیں اللہ تعالیٰ کی ٹھنڈک اور ٹھنڈی چھاؤں کی آغوش میں لے لے گا لیکن اس ظاہری آگ سے بھی مخالفین کی حسد کی آگیں بھی بھڑک رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا بہت سے لوگ آگ لگنے پر خوش ہیں لیکن پھر اس بارے میں افسوس کرنے لگ گئے کہ ان کی (بیت) کیوں نہیں جلی، ان کا اتنا تھوڑا نقصان کیوں ہوا ہے، اس سے بہت زیادہ نقصان ہونا چاہئے تھا۔ گویا جو ظاہری آگ ہمارے خلاف بھڑکائی تھی وہ بھی حضرت مسیح موعود کے مخالفین کو جلا رہی ہے حسد کی صورت میں، کینہ کی صورت میں، بُغض کی صورت میں۔

جماعت احمدیہ کے کام تو اُس وقت بھی نہیں رکے تھے جب آگ لگنے کا واقعہ ہو رہا تھا۔ لندن سے باہر یا یوکے (UK) سے باہر کی بات نہیں ہے بلکہ یہاں لندن میں ہم اپنے کام کئے جا رہے تھے۔ بعض ہمارے ورکر پریشان ضرور تھے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ افسوس تو نقصان پر ہوتا ہے، ایک فطری امر ہے لیکن افسوس سر پر سوار نہیں کر لیا جاتا۔ ایم ٹی اے کے انتظام کا ایک حصہ بھی یہیں ہے بلکہ بہت بڑا حصہ یہاں ہے۔ اُس دن راہِ ہدیٰ کا لائیو پروگرام تھا تو پروگرام والوں نے فیصلہ کر لیا کہ اب ایم ٹی اے سٹوڈیو تک ہماری پہنچ نہیں ہے اور پتا نہیں وہاں کیا حالات ہیں، اُس میں جایا بھی نہیں جا سکتا اس لئے آج ریکارڈنگ دکھا دیں گے، ٹرانسمیشن میں لائیو پروگرام نہیں کریں گے۔

جب مجھے پتا چلا تو میں نے کہا (بیت) فضل سے لائیو پروگرام ہوگا۔ کوئی اس میں روک کی بات نہیں۔ اور ایسے فیصلے مجھ سے پوچھے بغیر ان کو خود کرنے بھی نہیں چاہئیں۔ ان کو چاہئے تھا کہ فوراً مجھ سے پوچھتے کہ اس لائیو پروگرام کے لئے اب کیا کیا جائے۔ بند کرنے کا جوان کا ارادہ تھا یا مایوسی تھی یا وہ فوری فیصلہ نہیں کر سکے تو اگر لائیو پروگرام نہ ہوتا تو یہ احمدیوں کو بھی اور دنیا کو بھی یہ پیغام دے رہے ہوتے کہ ہمارا سارا نظام اس واقعہ سے درہم برہم ہوگیا، جو نہیں ہوا۔ چنانچہ فوری طور پر (بیت) فضل کے سٹوڈیو سے راہ ہدیٰ کا لائیو پروگرام ہوا۔ لوگوں کی کالیں آئیں، ان کے جواب بھی دیئے گئے، اس سے ان کی تسلی تشفی بھی ہوئی۔ تو ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ نقصان پر مایوس ہو کر بیٹھ جائیں یا اپنی جگہیں چھوڑ کر صرف تماشا دیکھنے کے لئے وہاں جا کر کھڑے ہو جائیں۔ بہت سارے لوگ یہاں کھڑے تھے حالانکہ ان کو اپنے اپنے کاموں پر جانا چاہئے تھا بلکہ فوری طور پر ہر ممکن متبادل کوشش ہونی چاہئے تھی اور کرنی چاہئے اور پھر باقی اللہ تعالیٰ پر چھوڑنا چاہئے۔

میر محمود احمد صاحب اُن دنوں میں یہاں تھے انہوں نے بتایا کہ جب ہجرت کے بعد ربوہ آئے ہیں اور اس کی آبادکاری شروع ہوئی تو اس وقت جماعت کی مالی حالت بھی بہت کمزور تھی اور ایک نیا شہر بنانے کا چیلنج تھا۔ جماعتی عمارات کی تعمیرات کرنی تھیں، (بیوت) بنانی تھیں۔ بہرحال ایک بیابان جگہ پر ایک شہر ہی بسانا تھا۔ سب کچھ نئے سرے سے تعمیر کرنا تھا۔ اُس وقت جب (بیت) مبارک تیار ہوئی تو یہ مشہور ہوگیا کہ (بیت) کی تعمیر صحیح طور پر نہیں ہوئی۔ غالباً چھت کے بارے میں یہ تھا کہ صحیح میٹیریل (material) استعمال نہیں ہوا اور یہ گر جائے گی۔ حضرت مصلح موعود نماز کے لئے تشریف لائے۔ آپ دروازے کے اندر کھڑے ہوئے، دیکھا اور پھر فرمایا کہ کہا یہ جارہا ہے کہ یہ گر سکتی ہے۔ اس کا جائزہ لیں۔ اگر تو یہ بات صحیح ہے کہ اتنی کمزور عمارت ہے یا چھت ہے کہ یہ گر سکتی ہے اور دوبارہ بنانی پڑے گی تو پھر ٹھیک ہے جہاں اور آزمائشیں ہیں ایک یہ بھی سہی۔ اس زمانے میں پارٹیشن کے بعد تو بڑی آزمائشیں تھیں۔ اس وقت جماعت کی مالی حالت کا اندازہ جن کو ہے وہی اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کیونکہ آج کے اور اُس وقت کے حالات میں بڑا فرق ہے۔ تو بہرحال ان باتوں سے ہمیں کبھی گھبراہٹ نہیں ہوئی اور نہ ہونی چاہئے۔ اگر یہ واقعہ بھی آزمائش ہے تو ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے اور پھر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہم دعائیں کرتے ہوئے اس آزمائش سے بھی کامیاب گزریں گے۔ مالی لحاظ سے بھی اب جماعت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ انشاء اللہ اس نقصان کی بہتر رنگ میں تلافی ہوگی۔ یہ نقصان چاہے کسی طرح بھی پہنچا ہے، کسی نے بھی پہنچایا ہے۔ ہماری نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے، بے احتیاطی کی وجہ سے ہوا ہے یا حادثاتی طور پر یہ واقعہ ہوا ہے۔ جو بھی اس کی وجہ ہے، انشاء اللہ اس کو ہم نے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ خوبصورت شکل میں واپس لانا ہے۔ فی الحال مجھے اس کے لئے جماعت کو کسی علیحدہ تحریک کے لئے کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن لوگوں نے بغیر کہے، از خود اس کے لئے رقم بھیجنی شروع کر دی ہے۔ بچوں نے خاص طور پر اس کے لئے چندہ دینا شروع کیا ہوا ہے۔ بغیر کہے خود بچے اپنی جو بگھیاں ہیں وہ پیش کر رہے ہیں بلکہ سالم بگھیاں ہی بھیج دی ہیں جن میں جتنے سکّے جمع تھے سب دے دیئے۔ سات آٹھ سال کی ایک بچی نے اپنے باپ کو کہا جب اس نے تفصیل پوچھی کہ ان ہالوں میں تو ہم جا کے کھانا بھی کھایا کرتے تھے۔ کھیلتے بھی تھے، فنکشن بھی کرتے تھے تو ہمیں اس کو دوبارہ بنانے میں اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ اس لئے میرے پاس جو پیسے جمع ہیں مَیں دیتی ہوں اور اپنی بگھی اٹھا کر لے آئی۔ یہ بچی کے جذبات ہیں۔ پس جب قوم کے بچے بھی ایسا عزم رکھتے ہوں تو پھر ان کو کون مایوس کر سکتا ہے، یہ معمولی نقصان کیا کہہ سکتے ہیں۔

پھر ہمارے اپنے ہمسائے ہیں وہ بھی اپنا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں سکول کے ہیڈ ماسٹر کا پیغام آیا کہ سکول کے بچے اس عمارت کی دوبارہ تعمیر کے لئے کچھ رقم اکٹھی کر کے چندہ دینا چاہتے ہیں۔ یہ اعلیٰ اخلاق جو (-) کو دکھانے چاہئیں، یہ غیر...... دکھا رہے ہیں۔ چاہے ہم لیں یا نہ لیں بہرحال انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور ہمیں ان کے جذبات کی قدر کرنی چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آگ کی شدت بہت زیادہ تھی۔ بعض لوہے کے گارڈر اور فریم اس طرح چُرمُر ہو گئے ہیں جس طرح تنکوں کو مروڑا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض دفاتر بچ بھی گئے ہیں۔ ان کے ریکارڈ بھی محفوظ ہیں۔ وصیت کا دفتر ہے، قضا کا دفتر ہے یا اور دفاتر ہیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے کا تمام حصہ بچ گیا۔ وہاں بڑا قیمتی سامان بھی تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب آج وہاں کام شروع بھی ہوگیا ہے۔ کیونکہ یہ حصہ ان ہالوں کے بالکل ساتھ جڑا ہوا تھا اس لئے جب مجھے اطلاع ملی تو فکر بھی پیدا ہوئی بلکہ دعا بھی حقیقت میں اس کے لئے ہی شروع ہوئی، اس کے بعد ہی شروع ہوئی کیونکہ یہاں آگ پہنچنے کا مطلب تھا کہ اب اصل (بیت) کی طرف بھی آگ بڑھ سکتی تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ان کی لائبریری کو نقصان تو پہنچا ہے لیکن اس کا بھی ستّر فیصد حصہ ہم نے دوسری جگہ محفوظ کر لیا ہوا تھا۔ اسی طرح لائبریری کا ٹرانسلیشن والا حصہ جو تھا وہ بھی تقریباً سو فیصد محفوظ ہے۔ میرے نزدیک جو بعض تفصیلی ٹیپوں (tapes) کا نقصان ہوا ہے جن میں دوروں وغیرہ کی تفصیلات تھیں وہ ایسا نقصان نہیں ہے جسے کہا جائے کہ ہماری تاریخ اس سے ضائع ہوگئی کیونکہ اس کے بھی چنیدہ حصے محفوظ ہیں۔ ایم ٹی اے کے حصے کا بچنا بھی ایک معجزہ ہی ہے کیونکہ ساتھ کی چھت کو جلا کر ہی آگ واپس ہوئی ہے یا بجھانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے موقع دیا کہ وہ اس پر قابو پا لیں۔ اسی طرح طاہر ہال اور (بیت) کا حصہ بھی بالکل محفوظ رہا جیسا کہ میں نے بتا دیا۔ آپ دیکھ بھی رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جانی نقصان سے بھی محفوظ رکھا۔

ایک صاحب لائبریری میں بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے اور ان کو پتا نہیں چلا کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں اپنا کام ختم کر کے جب مَیں دروازہ کھول کے باہر نکلا تو ایک کالے دھوئیں کا بگولہ اندر داخل ہوا ہے۔ میں پریشان ہوگیا۔ باہر نکلا۔ بھاگنے کی کوشش کی تو اندھیرا اور بالکل کالا سیاہ دھواں تھا۔ سب کچھ بند تھا اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اور میرا سانس رکنا شروع ہوگیا۔ کہتے ہیں خیر مشکلوں سے اس وقت مَیں نے گلی کی دیوار کو ٹٹولا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کیا اور **ساتھ ساتھ دعا بھی مانگتا جارہا تھا کیونکہ ہمت جواب دیتی جارہی تھی، دھوئیں کی وجہ سے سانس رک رہا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا ہے کہ آگ تیرے غلاموں کی غلام ہے تو میں بھی غلام ہوں تُو بچالے۔ کہتے ہیں اسی طرح دو تین مواقع ایسے آئے کہ جب لگتا تھا کہ نیچے گر جاؤں گا اور اگر چند سیکنڈ کے لئے بھی یہ نیچے گرتے تو تپش اتنی زیادہ تھی کہ جلا کے بالکل بھون کے رکھ دینا تھا۔** لیکن بہرحال ہمت کرتے ہوئے اس اندھیرے دھوئیں میں سے نکلتے چلے گئے اور باہر جب دروازے پر پہنچے ہیں، روشنی نظر آئی۔ کہتے ہیں جب میں نے کُلّی کی ہے اور صفائی کی ہے تو منہ میں سے بھی کلّی کرنے سے اس طرح کالے رنگ کا پانی نکلا ہے جس طرح سیاہی بھری ہوتی ہے۔ تو یہ ان کا حال تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر انہیں بچا لیا۔ ان کے لئے تو یہ بھی بڑا معجزہ ہے۔ چند سیکنڈ کی دیر بھی ان کو جلا کے رکھ سکتی تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا ہے۔

حاسدوں کے حسد تو اور بڑھیں گے اس لئے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دیں۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ (-) کی دعا اور اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ (-) کی دعا پڑھیں اور رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا (-)۔ کی دعا پڑھنی چاہئے۔ اگر یہ واقعہ میں ہماری نااہلی اور کمزوری کی وجہ سے ہوا ہے تو استغفار بھی بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں اپنی ذمہ داریاں صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور اگر یہ آزمائش ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں سے بھی کامیابی سے گزارے اور اپنے انعامات پہلے سے بڑھ کر عطا فرمائے اور ان صابرین میں ہمارا شمار فرمائے جن کو خوشخبریاں عطا فرماتا ہے اور پہلے سے بڑھ کر ہم ترقیات دیکھیں۔

نماز کے بعد میں کچھ غائب جنازے پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ جو ہے وہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر مرحوم درویش قادیان کا ہے جو حضرت چوہدری غلام محمد صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ 18 ستمبر کو تقریباً 97 سال کی عمر میں قادیان میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ (-)۔ سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ پھر یہ 1934ء میں قادیان مدرسہ احمدیہ میں آئے۔ 1943ء

میں فوج میں بھرتی ہوئے۔وہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے زندگی وقف کی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر قادیان آ گئے اور قادیان میں آپ مختلف ادارہ جات میں کام کرتے رہے۔ قائمقام آڈیٹر اور نائب آڈیٹر کی خدمت بجالاتے رہے۔شاہجہاں پور میں انجمن کے مختار عام کے طور پر بھی کام کیا۔قادیان کے دفتر جائیداد میں زمینوں کی نگرانی بھی کرتے رہے۔خدمت کی ان کو کافی توفیق ملی۔قاضی سلسلہ بھی تھے۔دفتر دعوت الی اللہ اور تعلیم وتربیت میں بھی خدمت کرتے رہے اور پھر وہیں سے یہ انجمن کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔شاعری بھی کیا کرتے تھے۔لوگوں کے جذبات کا اپنے شعروں میں اظہار کرتے تھے۔ بڑے ہنس مکھ اور ملنسار تھے۔مہمان نوازی کا بڑا شوق تھا۔ قادیان میں غیر...... طبقے میں اپنے حسن معاشرت کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔کافی تعداد میں ان کے جنازے میں غیر......بھی شامل ہوئے ہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائی تھیں۔دو بیٹے قادیان میں ہیں جبکہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔

جو بھی مہمان قادیان آتا اس کی بڑی خدمت کرتے چاہے واقف ہو یا ناواقف ہو۔درویشی کا عرصہ بھی انہوں نے بڑے صبر اور حوصلے سے گزارا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

دوسرا جنازہ مکرم خالد سلیم عباس ابوراجی صاحب (سیریا) کا ہے جن کی 27/اگست 2015ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-) آپ سیریا کے پرانے مخلص احمدیوں میں شامل تھے۔منیر الحصنی صاحب کی (دعوت الی اللہ) کے نتیجہ میں 1927ء میں آپ نے احمدیت کو قبول کیا۔صوم وصلوٰۃ کے بڑے پابند، سادہ مزاج، نہایت صاف گو، مہمان نواز، محنتی، دیانتدار، اطاعت گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پیشے کے لحاظ سے نجار تھے۔خلافت کے عاشق تھے۔نظام جماعت اور مربیان کرام کا بہت احترام کرتے تھے۔ ہر ایک سے عزت اور محبت سے پیش آتے تھے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے اور باوجود اس کے کہ ان کا گھر جمعہ پر آنے والوں میں سب سے دُور تھا پھر بھی بالعموم سب سے پہلے آیا کرتے تھے اور اذان دینے کا ان کو بہت شوق تھا۔عمر رسیدہ ہونے کے باوجود بڑے جوان ہمت تھے اور خود چل کر پرانے احمدیوں سے ملنے جایا کرتے تھے۔ خطبات اور خطابات باقاعدگی سے سنتے، لوگوں تک پہنچاتے۔آخر دم تک اپنے عہد بیعت کو نبھایا۔ اور اخلاص و وفا کے ساتھ نبھایا۔جلسہ سالانہ ربوہ اور یوکے میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔تمام مربیان جو بھی ان کے ساتھ رہے، اَور جو لوگ بھی رہے انہوں نے ان کے غیر معمولی اخلاص اور مربیان سے حسن سلوک کی بڑی تعریف کی ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ان کی شاید صرف ایک بیٹی احمدی ہے باقی بچّے احمدی نہیں۔اس بات کا ان کو بڑا افسوس تھا۔اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی دعاؤں اور نیک خواہشات کو ان کی اولاد کے حق میں پورا فرمائے۔ان کے احمدیت قبول کرنے کا واقعہ بھی اسی طرح ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص ایک مولوی کے ساتھ بحث کر رہا ہے۔اس کو اللہ اور رسول کا واسطہ دے کر کچھ بتا رہا ہے اور مولوی اس کو کافر کافر کہے جا رہا ہے۔آخر پتا لگا کہ جس کو کافر کہا جا رہا ہے وہ شخص احمدی تھا تو ان کو یہ خیال آیا کہ ایک شخص اللہ اور رسول کی بات کر رہا ہے اور اس کو یہ کافر کہہ رہا ہے تو اس بات سے پھر انہوں نے آخر اسی سے رابطہ کر کے جماعت کے بارے میں معلومات لیں اور پھر آہستہ آہستہ علم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ نے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

اس وقت تیسرا جنازہ ایک سیرین احمدی دوست کا ہی ہے۔ان کا نام مکرم احمد الرحال صاحب تھا۔آجکل جو وہاں جنگی حالات ہیں اس میں ان کو بم کے ٹکڑے لگے جس کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔اور سیریا کے حالات کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ وہاں بھی بہتری پیدا فرمائے۔تمام (-) ممالک کو ہی عقل اور سمجھ دے اور وہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کی بجائے حقیقی (-) بنیں اور آپس میں رحم ان میں پیدا ہو اور زمانے کے امام کو ماننے کی اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے۔

سدا جگمگاتا رہے

اونچی چٹیل چٹانوں کی سایہ نشیں
عاشقان محمدؐ کی بستی حسیں
مرکز نورِ ایمان و علم و یقیں
باعمل عالموں عابدوں کی زمیں
پرچم نور اونچا اڑاتا رہے
شہر ربوہ سدا جگمگاتا رہے

اس کی بنیاد اخلاص، تقویٰ دعا
اس کی تعمیر عزم و عمل باصفا
عزم محمود کی مظہر خوشنما
حسن کی تخت گاہ بنت اُم القریٰ
یہ چمن اے خدا لہلہاتا رہے
شہر ربوہ سدا جگمگاتا رہے

اس میں دیکھے وہ انساں کہ ہوتا گماں
جس طرح ہوں فرشتے زمیں پر رواں
ہر قدم حسن اخلاق کا ترجماں
نور ایمان سے تربتر قدسیاں
یہ سماں اپنا جادو جگاتا رہے
شہر ربوہ سدا جگمگاتا رہے

ہر طرف ہے یہاں پیار کا اک سماں
پیار کی سرزمیں پیار کا آسماں
پیار کے راستے پیار کے کارواں
پیار سب کے لئے حرفِ نفرت کہاں
پیار ہی پیار کے گیت گاتا رہے
شہر ربوہ سدا جگمگاتا رہے

مرکز ہر نگاہ ایک چہرہ حسیں
اس پہ سو جاں فدا اس کی روشن جبیں
نور سے اس پہ لکھا ہے فتح مبیں
مہدی پاک کے تخت کا جانشین
کامراں شادماں مسکراتا رہے
شہر ربوہ سدا جگمگاتا رہے

ظہور احمد

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 121237 میں Mimin Hamidah

زوجہ Usama Sumantri قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت 1985ء ساکن Sukatali Sumedang ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4/ اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زمین اور بلڈنگ 24Tumbak (2) حق مہر وصول شدہ 15 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 13 لاکھ 73 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Mimin Hamidah گواہ شد نمبر 1۔ Darwawan s/o Usama Sumantri گواہ شد نمبر 2۔ Dudung Zafar Ahmad s/o Moch Adjidin

مسل نمبر 121238 میں Maman Suparman

ولد Husen قوم...... پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bandung Kulon ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 دسمبر 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان مشترکہ 1/2 حصہ 50SQM (2) زمین 28SQM (3) حق مہر، زیور 2,5 گرام 10 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Maman Suparman گواہ شد نمبر 1۔ Nedar Ahmed Girmansyah s/o Maman Suparman گواہ شد نمبر 2۔ Engkus Kusnadi s/o Hadori

مسل نمبر 121239 میں Triza Muhammad Irfan

ولد Deden Susita قوم...... پیشہ ملازمتیں عمر 28 سال بیعت 1997ء ساکن Bandung Kulon ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر 2011ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 17 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Triza Muhammad Irfan گواہ شد نمبر 1۔ Engkus Kusnadi s/o Hadori گواہ شد نمبر 2۔ Indi Ibrahim s/o Hetami

مسل نمبر 121240 میں Ain Nur Aini

زوجہ Momon Sunanto قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ زیور 10 گرام 40 لاکھ انڈونیشین روپے (2) جیولری 8 گرام 32 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Ain Nur Aini گواہ شد نمبر 1۔ Momon Sunarto s/o Suadi Satu گواہ شد نمبر 2۔ Nursali s/o Karta Surja

مسل نمبر 121241 میں Syuti Azis

ولد Tirta Kamar قوم...... پیشہ کاروبار عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13 مئی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان (2) زمین 168SQM اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت بزنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Syuti Azis گواہ شد نمبر 1۔ Edi Saedi s/o Wiratman گواہ شد نمبر 2 Sukri Ahmadi s/o Suparat Toyib۔

مسل نمبر 121242 میں Fariz Abdussalam

ولد Abdul Syukur قوم...... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت 2003ء ساکن Bandung Kulon ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 مارچ 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 25 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Fariz Abdussalam گواہ شد نمبر 1۔ Engkus Kusnadi s/o Hadori گواہ شد نمبر 2 Indi Ibrahim s/o Hetami

مسل نمبر 121243 میں Amalia Nur Latifah

ولد Latif قوم...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wanasigra ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Amalia Nur Latifah گواہ شد نمبر 1۔ Lili Suwarli s/o Azizi گواہ شد نمبر 2۔ Jenal Saputra s/o Ajid

مسل نمبر 121244 میں Tahera

بنت Ahmad Setiana قوم...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Waqarin Dan Keluarga ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Tahera گواہ شد نمبر 1۔ Ahmad Setiana s/o Marta گواہ شد نمبر 2۔ Erwin Purnama s/o Mk Soedjana

مسل نمبر 121245 میں Basirudin

ولد Ajibin Alik قوم...... پیشہ کاروبار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Citalahab ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان اور زمین 200SQM، 50 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 7 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Bashirudin گواہ شد نمبر 1۔ Abdurrahman s/o Uben گواہ شد نمبر 2۔ Mln Nasir Ahmad s/o Solihin

مسل نمبر 121246 میں Saria Mubarikah

زوجہ Haryana قوم...... پیشہ استاد عمر 66 سال بیعت 1970ء ساکن Yogjakat ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16/ اپریل 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان مشترکہ 1/2 حصہ (2) زمین 630SQM (3) نقد رقم (4) حق مہر 2 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 کروڑ 10 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Saria Mubarikah گواہ شد نمبر 1۔ Dam Ar Harjotirto s/o Ibrahim گواہ شد نمبر 2۔ Ahmad Saifullah s/o Surjono Soeroso Malangjoedo

مسل نمبر 121247 میں Sayyidah Mubarokah

بنت Mubarik Ahamd قوم...... پیشہ...... عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang/ Parung ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sayyidah Mubarokah گواہ شد نمبر 1۔ Mubarik Ahmad s/o Jumhari گواہ شد نمبر 2۔ Rahmat Ali s/o Mubarik Ahmad

مسل نمبر 121248 میں Zakia Nur Suciati

بنت Shagir Ahmad قوم...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Yogyakarta ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15 دسمبر 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Zakia Nur Suciati گواہ شد نمبر 1۔ Shagir Ahmad s/o A. Jaenudin گواہ شد نمبر 2۔ Suseno s/o Ali Asnmuhidin

ہومیوپیتھک ادویات وعلاج کیلئے بااعتماد نام

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

درخواست دعا

مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ میرے چچا سسر مکرم محمد نعیم احمد صاحب ولد مکرم نور محمد درویش صاحب کا جرمنی میں دل کا آپریشن تھا۔ مگر وہ قومہ میں چلے گئے۔ کافی دنوں سے وہ اسی حالت میں ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا انہیں جلد ہوش میں لائے اور شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو ''الفضل'' بہت حد تک دُور کرتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 17 نومبر	
طلوع فجر	5:13
طلوع آفتاب	6:36
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:11

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 نومبر 2015ء

6:25 am	حضور انور کا یو ایس کانگریس کو خطاب
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 2009ء
10:00 am	لقاء مع العرب
11:35 am	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 نومبر 2015ء (سندھی ترجمہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

WARDA فیبرکس
خوشخبری
لیلن 4P، کھدر 4P، کاٹن 4P
فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں
0333-6711362: چیمہ مارکیٹ ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

ملٹی لنکس انٹرنیشنل
کارگو کوریئر
یادگار روڈ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ DHL اور Fedax مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
فراز محمود: 047-6213567,6213767

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک باعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

رفیق سنز موبائلز شاپ
ایزی پیسہ، یوپیسہ، موبی کیش، نیو سم کنکشن، گمشدہ سم فوراً نکلوائیں، MNP
نزد گلیکسی ہیئر ڈریسر اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
0332-7055434: شفیق احمد سیال

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فورسیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
سیلز مین کی ضرورت ہے۔
047-6213961: ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود ظہر
03000660784
047-6215522

Education Concern Education Concern Education Concern Education Concern
Seminar Study in
Canada
Algoma UNIVERSITY
www.algomau.ca
Meet Ms. Joanne from the university for on the spot admission as per following schedule:-

Lahore	21st Nov. Saturday - 11:30am To 6:00pm Pearl Continental Hotel Lahore (Board Room "C")
Sialkot	20th Nov. Friday - 3pm to 6pm Hotel Taj Palace.
ISB / RWP	28th Nov. Saturday 11:30am To 6pm Serena Hotel Islamabad (Gulmit Board Room)
Karachi	29th Nov. Sunday 12pm-6pm - Sanobar Room- Movenpik Hotel (Ex Sheraton Hotel)

➔ This is a Govt. University located in Ontario Province.
➔ Annual tuition is 15200 CAN$ ➔ 5000CAN$ Scholarship is available.
➔ The university offer lots of Bachelor Programs including two very unique Programs "Computer Games Technology" & Mobile Software Engineering, Please check www.algomau.ca for full program list.
➔ We also offer IELTS classes for our students who want to go for study aboard.
EC Education Concern
Education Concern®
67-C, Faisal Town, Lahore Ph: 042-35177124/0302-8411770
Email: farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com / Skype:- counseling.educon
Education Concern Education Concern Education Concern Education Concern

طارق آٹوز اینڈ جنریٹر سپیئر پارٹس
ہمارے ہاں تمام جنریٹروں کے سپیئر پارٹس مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ نیز جنریٹروں کی مرمت کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹول کی ورائٹی بھی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
0331-7721945: دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا باعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونینزا، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com